# نورافشاں

ـــــ ہم بڑے افسوس سے یہہ خبر درج کرتے ہیں کہ مسٹر ڈبلیو الگزنڈر صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور جو بحصول رخصت ولایت کو تشریف لیجارہے تھے سمندر میں پہونچکر فوت ہو گئے +

اگرچہ صاحب موصوف اُس زمرہ میں شامل نہیں تھے کہ جنکو اپنی کارگذاری وغیرہ کے صلہ میں تمغے وخطاب ملے ہیں مگر توبھی اُنکی محنت وکارگذاری جو اُنہوں نے اپنے منصبی فرایض کے ادا کرنے میں اس ملک میں کی ہی صاحبان مندرجہ بالا سے کچھ کم نہ تھی۔ کیونکہ صاحب موصوف کی حسن کارگذاری سے پنجاب کے بہت سے طلبہ کو علمی تمغے حاصل ہو چکے ہیں۔ ایسے شخص کی وفات سے نہ صرف ہم ہی کو افسوس ہی بلکہ ہرایک کو افسوس ہوگا +

ـــــ قندھار سے بذریعہ تار خبر آئی ہی کہ بیجر جنرل فیر صاحب ۲۷ نومبر کو کلکتہ کیطرف تشریف لیجانے والے تھے۔ اور اُنکے قایم مقام لفٹنٹ جنرل سیوم صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ ۲۶ نومبر کو وہ غازی جسنے ایک سپاہی پر حملہ مجرمانہ کیا تھا اور تحقیقات سے یہہ ثابت ہوا کہ مقام ماونڈ ومزرعہ میں ہمارے مجروحوں کے مارنے میں بھی یہہ غازی شامل تھا پھانسی دیا گیا۔ ۳ اور غازی بھی جو ماخوذ ہیں ۵ دسمبر کو پھانسی دئے جائینگے +

کیا ایسے مومن شہادت کا درجہ پاتے ہیں +

ـــــ قسطنطنیہ سے جو ۲۴ نومبر کی تار خبر آئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ اہل مانٹینگرو کی فوج نے مقام ٹوسنگو پر قبضہ کر لیا ہی اور ۲۵ نومبر کی خبر میں لکھا ہی کہ افواہ ہی کہ وہانپر سخت جنگ ہوا مگر ابھی کوئی خبر پختہ نہیں آئی ہی +

اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ سلطان روم کوشش کر رہے ہیں کہ سلاطین یورپ کے موافق عمل درآمد کریں۔ اب دیکھیں کہ سرحد یونان کا فیصلہ کسطرح پر ہوتا ہی +

ـــــ بذریعہ تار لنڈن ۲۹ نومبر شہ خبر ہی کہ مقام جزیرہ سلیمان جنگی جہاز سینفلے ملاے کا ناخدا اور ۶ سپاہی قتل کئے گئے سبب قتل ہونیکا معلوم نہیں آئیندہ درج اخبار ہوگا +

ـــــ طہران بذریعہ تار خبر ہی کہ شیخ عبداللہ سردار قوم کورڈ پھر فارس کے علاقہ میں لوٹ آیا ہی +

کچھ عرصہ ہوا کہ فارس کی فوج نے اہل کورڈ کے ۳۰ گاؤنکو جلاڈالا مگر اِس تار خبر سے معلوم ہوتا ہی کہ گورڈ لوگونکی سرکشی نہ جلی +

ـــــ جناب لارڈ رپن صاحب وایسراے کشور ہند شہر بمبئی میں پہنچے بڑی دھوم دھام کے ساتھ جلسے اور ملاقاتیں ہورہی ہی +

ـــــ معلوم ہوتا ہی کہ پنجاب ناردن سٹیٹ ریلوے ابتک پختہ نہیں بنا کیونکہ ۲۷ نومبر کا ایک ٹرین ریل کو چھوڑکے کنارے پرے گر پڑا اور ایک آدمی کی ٹانگ کٹ گئی اور پھر ۳۰ نومبر کو متصل راولپنڈی ایک پل ٹوٹ گیا اور کئی گاڑیاں نیچے گر کے تباہ ہو گئیں اور اُس روز مقام دوبلی لاین کا ایک حصہ پھسل گیا افسران ریل موقع پر موجود ہیں یقین ہی کہ جلد درست ہو جاویگا +

**تصحیح** ناظرین نورافشاں کو واضح ہو کہ نمبر ۴۴ صفحہ ۳۸۰ صیغہ مراسلات میں لفظ بوتن جلی قلم سے بطور پیشانی غلطی سے لکھا گیا ہی اُسکو پیشانی تصور نہ کریں وہ تو نام انجیل برنباس کے مولف کا ہی اور اُسکے نیچے کا مضمون پادری جے۔ ال۔ ٹھاکرداس صاحب کا ہی +

## افغانی خیالات

**تو خواہی در قبا و یا عبا باش**
**بہر رنگ کہ مے آئی شناسم**

کسی بھلے مانس نے ۲۶ نومبر کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک مضمون بعنوان صدر طبع کرایا ہی اور اپنا نام غلزئی سردار رکھا ہی مگر طرز تحریر مضمون عبارت کی روانگی خیالات کی بندش نکات فہمی اور انگریزی محاورہ دانی وغیرہ صاف جتلا رہی ہیں کہ صاحب مضمون کوئی انگریز جنٹلمین ہی جو امیر یعقوبخان اسیر سلطانی کا یکار رفیق اور افغانستان کا پورا خیر خواہ ہی مضمون بڑا طول طویل ہی اور افغانی خیالات کا ٹھیک خاکا کھینچا ہی مگر ہم یہاں پر حسب گنجایش خلاصہ اُسکا واسطے سیر ناظرین درج کرتے ہیں وہو ہذا +

افغانوں میں جہل اور دغابازی اُسدرجہ کی نہیں ہی جسقدر کہ عام لوگ غلطی سے تصور کرتے ہیں بلکہ یہہ الزام اُنپر اکثر ایرانیوں نے لگا رکھے ہیں جو مدت سے اُن کے مذہبی مخالف چلے آئے ہیں اور یا انگریزوں نے جو اُنکی لیاقتوں اور خواصوں سے پوری پوری آگاہی نہیں رکھتے۔ افغان اِس امر کو خوب جانتے ہیں کہ ہمارے امیر محمد یعقوب خان نے اپنی جلاوطنی کے وارنٹ پر آپ دستخط کئے ہیں اور انگریزوں کے وعدوں پر بھروسا کر کے اپنی تباہی آپ خریدی ہی۔ وہ ابتک یعقوب کو بدستور چاہتے ہیں اور ہر وقت مستعد ہیں کہ انجام تک اُسکا ساتھ دیں یہہ سمجھکر کہ وہ سخت دھوکھ میں آگیا ہی اُنہوں نے کل

عالم کو دکھلا دیا ہے کہ ہم باوجود نہ ہونے سر کے اپنے امیر کے واسطے لڑے ہیں اور آئندہ لڑینگے اور ہمیشہ سرکار انگریزی کی مخالفت میں سازشیں باندھینگے فتنے برپا کرینگے فساد اُٹھائینگے تاوقتیکہ سرکار انگریز یا تو ہمارا ملک شامل کرے اور یا ہمارا امیر ہمکو دیدے +

اسوقت خود غرض اور حریص سردار عبد الرحمان خان کی تقرری سے جو ابتری ملک میں پھیل رہی ہے وہ ظاہر ہے یہہ ابتری خود سرکار انگریزی نے اُسکو خود مختار امیر بنانے سے ڈالی ہے اور یہہ کبھی نہیں مٹیگی تاوقتیکہ انگریز ہمارے اصلی امیر کو پھر تخت کابل پر بحال نکریں اور اُس سے دوستی کا ہاتھ نہ ملائیں یہہ کبھی نہیں ہوگا کہ سوا شیر علی یا یعقوب بذیئی فریق کے افغانستان پر کسی اور کی حکومت ہو سکے۔ یعقوب خان نے گو انتشار طبیعت کی حالت میں اپنی معذوری بیان کی تھی کہ میں کابل کی شورش کو بند نہیں کر سکتا مگر انگریزوں نے بڑی غلطی کھائی کہ اُسکی بات پر اُسکو معزول کر کے جلاوطن کر دیا۔ اب خواہ کتنا ہی امداد زر مشاہرہ نقد بندوقیں اور توپیں دیکر عبد الرحمان یا کسی اور سردار کو مقرر کریں مگر وہ قائم نہیں رہ سکیگا تاوقتیکہ ہمارے ساٹھہ ہزار غازیوں کا خون بالکل بہہ نہ جاوے جو محض امیر یعقوب کی جلاوطنی پر بسرکردگی چند محب الوطن سرداروں کے سربکف کھڑے ہوگئے ہیں اور جنہوں نے انگریزی فوج کو کابل سے شیرپور کی چھاونی میں ہانک دیا تھا اور یا اُنکا جوش وخروش اُن برادروں کے واسطے ٹھنڈا نہ ہوے جو میدان جنگ میں کام آچکے ہیں +

افغان اپنے امیر یعقوب کی معصومیت کے قایل ہیں اور پکار کر کہتے ہیں کہ اگر وہ فی الحقیقت قصوروار تھا تو لازم تھا کہ اُسیدم اُسکو جلتی ہوئی رنڈ بڑنسی کی کھندرات پر جنرل مرده کافری کی پھانسی سے لٹکا دیا جاتا اور اُسکے حال پر کچھہ التفات نہ ہوتی اور اگر بیقصور تھا تو مناسب یہہ تھا کہ جنرل رابرٹ ملک تمام ملک کی نبض لینے سے پہلے ہی اُسکو کابل میں واپس بھیجتے اور تخت امارت پر جلوس فرمانے کی اجازت دیجاتی۔

ہم لوگ جب امیر کی رہائی کی کوئی اُمید باقی نظر نہ آئی تو ہم لاچار ہو کر اُٹھے اور انگریزوں کے مخالف کھڑے ہوئے اور اُسکے بیٹے موسیٰ خان کو اُسکا جانشین ٹھہرایا مگر معلوم نہیں انگریزوں نے کس حق سے اِس بچہ کے جایز اور واجبی دعوی کو زایل کر دیا۔ یہہ یاد ہوگا کہ جب امیر یعقوب نے امارت کابل سے استیفا دیکر اِس بچہ کو اپنا قایم مقام قرار دیا تھا اور جنرل رابرٹس صاحب نے اُسکو ساتھ لیکر پہلو بہ پہلو کابل کے بازار میں پھرے تو عام نے سمجھ لیا تھا کہ اب یہہ بچہ با اختیار امیر کابل بن گیا ہے پھر نہیں معلوم کیوں اُسکی تقرری سے انکار کیا گیا اور بالعوض اُسکے ایک ایسا شخص انتخاب ہوا جو ہمارا مطلق ہمدرد اور غمخوار نہیں ہو سکتا اور کوئی لیاقت نہیں رکھتا کہ ہماری دھوکھ دہی کے واسطے ایسے ایسے وعدے کرتا کہ میں ترکستان سے خیر خواہ قوم اور محب وطن بنکر آتا ہوں اور امیر یعقوبخان کو انگریزوں کے پنجے سے رہائی دلا کر پھر تخت کابل پر بحال کراؤنگا۔ بس کیا ہم افغان لوگ ایسے منافق شخص کے وجود کو کبھی پاک سمجھینگے۔ نہیں۔ بلکہ اُسکو قتل کرینگے جہاں پاوینگے۔ ہم لوگ ایسے آدمی کی ذرہ پرواہ نہیں کرتے جو روسیونکا سرکار اور انگریزونکا دست پروردہ ہے ہم اپنی قومی مرضی پورا کرنا چاہتے ہیں اور یہہ مانگتے ہیں کہ صوبہ قندھار ہمکو واپس دیا جاوے اور ہمارا امیر محمد یعقوبخان جو اُسکے معزول شیروں کے ہمارے سر پر بحال کیا جاوے مگر اُسکے ساتھ کوئی ہندوستانی پولیٹکل نہ آیا وے اگر ضرورت ہو تو ایک ایسا انگریز افسر ساتھ کر دیا جاوے جو بڑے درجہ کا دیانت دار اور عہدہ دار ہو کیونکہ تھوڑی سی بات پر اپنے آپ سے باہر ہونیوالا نہ ہو اور نہ ہماری افغانی صاف صاف سمجھتا ہو اور جب یہہ باتیں ہو جائیں تو پھر ہم لوگ دل سے راضی ہو کر شرایط صلح واتحاد از سر نو مستحکم کرینگے اور ہمیشہ کے لئے انگریزوں کے امن دلے پڑوسی ہو کر رہینگے ایسے کہ کان میں ڈالے نہیں دکھینگے۔ ہمارے ساٹھہ ہزار جرار مفسد اُسیوقت ہتھیار ڈالکر انگریزونکے خیر خواہ بنجائینگے اور اُنکے سرخیل محمد جان بادشاہ خان غلام حیدر محمد حسن داؤد شاہ خان حبیب اللہ خان وغیرہ خوشی سے انگریزونکی دوستی میں ہاتھ دینگے اور گذشتہ راصلوات کہکر پچھلے ماجرے کو یکلخت بھول جائینگے +

پھر روسیونکی ترغیب یا طاقت اُس امن کی مزاحم نہ ہونے پاویگی اور نہ اِس ملک کی جہالت پھر کبھی سر اُٹھائیگی پھر انگریزونکو یہہ ضرورت نہیں رہیگی کہ اپنے پولیٹکل افسروں کی معرفت چھوٹے چھوٹے کھانوں کے بعد ہمکو طول طویل نقارے سمجھائیں یا اپنے کمزور اور مصنوع سکتونکو افغانستان کے سفر بصورت سفیر آمادہ کریں نہ آئندہ کسی لاہوری ڈپٹی کی حاجت رہیگی تاکہ وہ ہمارے لوگونکو گھیر گھار کر جمع کرے اور اُنکے درمیان ترکستان سے بُلائے ہوئے خود مختار امیر کے نام کا خطبہ پڑھا جاوے اور آفرین اور مرحبا کے غل شور سے دل خوش کر لیا جاوے +

خاتمہ پر صاحب مضمون نے ابیات مندرجہ ذیل درج کئے ہیں جو ایک زٹل قافیہ یا بحر شکستہ میں ہیں اور جنسے اُن لوگونکی ہمدردی اپنے افسروں کے ساتھ عین ظاہر ہے اور بقول راقم کابل کے بازاروں میں عورتیں اور بچے انکو بلند آواز سے گاتے پھرتے ہیں +

بدورہ شیرپور رفتیم محمد جانخان　　قلعہ بند شد جرنیل کلان
بے ایمان شد قوم بادشاہ خان　　خیرہ بینی داؤد شاہ خان
بندپایان شد امیر یعقوب خان　　دو تا طفل یعقوب ماندہ در میدان
ننگ کنید ای مردم مسلمان　　لاٹ کلان شد ولی محمد خان

## مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

اسواسطے جب دو ذات مسیح کی اِنسانی ذات سے ملی تو اُسمیں یہہ تین چیز موجود تھیں اِسی سبب جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح حقیقی اِنسان اور حقیقی خدا تھا تب ہمارا مطلب یہہ ہی کہ اُسمیں دو علم اور دو عقل اور دو ارادے موجود تھے ایک اِنسانی اور دوسرا الٰہی ایک محدود اور دوسرے غیر محدود اُسکی اِنسانی عقل روز بروز علم میں ترقی کرتی رہی لیکن اُسکی الٰہی سمجھ بیحد تھی اُسکا اِنسانی ارادہ اُسکی اِنسانی قوت سے محدود تھا لیکن اُسکا الٰہی ارادہ ہمیشہ قادر مطلق تھا یہہ بیان بعید الفہم اور مستر معلوم دیتا ہی لیکن ہماری سمجھ سے زیادہ باہر نہیں ہی بہ نسبت اُس میل کے جو جسم اور روح کے درمیان ہماری اپنی ذات میں پایا جاتا ہی +

(۲) اِس میل میں ایک ذات کے صفات دوسری ذات میں داخل نہیں ہوتے اوپر کے بیان سے یہہ نتیجہ صفائی سے نکلتا ہی لیکن اُسکو علیحدہ بیان کرنے کا سبب یہہ ہی کہ بعض لوگ اگرچہ قبول کر لیتے ہیں کہ مسیح کی دونوں ذاتیں ملجل نہیں گئی تھیں تو بھی سکھلاتے ہیں کہ وہ ذاتیں اِس قسم کی تھیں کہ ایک کی صفات دوسرے میں چلی گئی تھیں یہہ خیال ناممکن معلوم دیتا ہی کیونکہ شی کی صفات اُسکی ضروری علامات ہیں اگر اُسکی صفات سے کچھہ دور ہو جاوے اور اُسکی جگہہ دوسری آجاوے تو وہ شی وہ شی نہ رہیگی بلکہ دوسری بنجاویگی مثلاً عقل اگر روح سے جُدی ہو جاوے تو روح روح نہ رہیگی یا اگر عقل جسم میں آجاوے تو جسم جسم نہ رہیگا جو چیز طول عرض عمق نہیں رکھہ سکتا اُسمیں اگر طول عرض عمق آجاوے تو اُسکی اصلیت دور ہو جاویگی اور وہ چیز وہ چیز نہ رہیگی اگر محدود میں غیر محدود کی صفت آجاوے تو وہ محدود نہ رہیگی اگر الٰہی صفات اِنسان میں آجاوے تو وہ اِنسان اِنسان نہ رہیگا اِسیطرح اگر اِنسانی صفتیں الوہیت میں آجاویں تو خدا کی خدائی نہ رہیگی پاک نوشتوں کی تعلیم یہہ ہی کہ مسیح کی اِنسانیت پوری اِنسانیت تھی اور اُسکی الوہیت پوری الوہیت ہم سے کہیں طلب نہیں ہوا کہ ہم اُن سبات کو سچ مانیں جسکو ہماری عقل خداداد جھوٹ یا ناممکن بتاوے +

## مسیح کی اُلوہیت اور اِنسانیت کا

### میل شخصی میل تھا

(۱) اِس سے مراد یہہ ہی کہ یہہ صرف الٰہی ذات کی سکونت مطابق خدا کی پاک روح کی سکونت کے اُسکے لوگوں کے دلوں میں نہیں تھی اور نہ یہہ اخلاقی میل تھا اور نہ چند روزہ یا متغیر نسبت دونوں کے درمیان (۲) یہہ میل ایسا تھا کہ مسیح صرف ایک ہی شخص تھا جیسا روح اور جسم کے میل سے دو آدمی نہیں بنتے بلکہ ایک ہی شخص اِسیطرح ابن اللہ کے میل سے ہماری ذات کے ساتھہ ایک ہی شخص بنا ہی نہ دو اور جیسا اِنسان میں اُسکی شخصیت روح میں ہی نہ جسم میں اِسیطرح مسیح کی شخصیت اُسکی الٰہی ذات میں ہی نہ اِنسانیت میں یہہ دونوں امر پاک نوشتوں سے بخوبی ظاہر ہیں پہلا مسئلہ یعنے مسیح کی شخصیت کی وحدانیت یہہ صدر میں بخوبی ثابت ہو چکا ہی اب صرف دوسرے امر کا ثبوت پیش نظر کرتا ہوں کلام یا ابن ازل سے اُلوہیت کا ایک ایک شخص تھا وہ شخص مجسم ہوا یا اِنسانیت کو اُسنے اختیار کیا اور اختیار کرکے وہ ایک ہی شخص رہا یعنے الٰہی اِس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ مسیح کی اِنسانیت میں شخصیت نہیں تھی اب اسپر یہہ اعتراض ہو سکتا ہی کہ یہہ کیونکر قبول کیا جاوے کہ علم اور ارادہ سے شخصیت بنتی ہی اور یہہ دونوں صفتیں مسیح کی اِنسانیت رکھتی تھی اِس حال میں ہم کیونکر مان لیویں کہ اُسکی اِنسانیت میں شخصیت نہ تھی اِسکا جواب یہہ ہی کہ شخصیت کے لئے نہ صرف علم اور ارادہ ضرور ہی بلکہ جدے ہستی کی احتیاج ہی اِس قسم کی الگ ہستی مسیح کی اِنسانیت میں نہ تھی ابن اللہ نے اپنے آپکو ایک اِنسانی شخص کے ساتھہ نہیں ملایا بلکہ اِنسانی ذات کے ساتھہ اُسکا ثبوت یہہ ہی کہ مسیح بعد مجسم ہونے کے ویسا ہی ایک شخص رہا جیسا پیشتر تھا +

## اب حاصل کلام اوپرلے بیان کا یہہ ہی

(۱) مسیح کی شخصیت میں دو ذاتیں یا دو اصل تھیں ایک اُلوہیت اور دوسری اِنسانیت اور دونوں اِسیطرح ملی ہوئی تھیں کہ ایک دوسری سے الگ نہ ہوئی +

(۲) یہہ دونوں ذاتیں یا اصلیں اِس میل میں ملجل نہیں گئی تھیں اِسیطرح کہ دونوں ملکر ایک تیسری شی بنگئی ہو جو نہ اُلوہیت ہی نہ اِنسانیت مسیح کی ہر دو ذاتیں اپنی اپنی خاص صفات رکھتی ہیں تاکہ مسیح میں ایک غیر محدود علم و ارادہ اور ایک محدود علم و ارادہ ہی۔

(۳) اُلوہیت کی کوئی صفت اِنسانیت میں داخل نہیں ہوئی ہی اور نہ اِنسانیت کی صفت الٰہی ذات میں مسیح کی اِنسانیت خدا نہیں بنگئی اور نہ اُسکی اُلوہیت اِنسانیت کی طرف منتقل ہوئی +

باقی آئیندہ

# مراسلات

## بقیہ قران کی عدم ضرورت نمبر ۱

### دوم ازروئے بیان واقعات جو مخلوط بالاغلاط ہیں

دفعہ ۴ مریم کے جننے کا احوال

**انجیل یعقوب**

باب ۱۱- آیت ۸-۱۱ میں لوگوں اور مریم کے سوال جواب اسی مضمون کے درج ہیں اور یہہ اُسوقت ہوئے جب مریم کا حاملہ ہونا ظاہر ہوگیا اور قران میں عیسیٰ کے تولد ہونے کے بعد اِس سوال وجواب کا ہونا لکھا ہی سُنی سنائی روائیتوں میں اِس قسم کے اختلاف آجایا کرتے ہیں اور محمد کا تحقیق مُصنف نہ ہونا تو ظاہر ہی اِس انجیل کا بیان یہہ ہی- اور کاہن نے اُس سے کہا ای مریم تونے کیا کیا تو کیوں تونے اپنے جی کو گیندکیا اور اپنے خدا کو بھول گئی- کیونکہ تونے پاکترین مکانمیں تربیت پائی اور فرشتوں کے ہاتھوں سے اپنی خوراک پائی اور اُن کے گیت سُنے تونے یہہ کیوں کیا؟- اُسکا اُسنے سیلاب اشک کے ساتھ جواب دیا چونکہ خداوند میرا خدا زندہ ہی میں اُسکی نظر میں بے گناہ ہوں کیونکہ میں کسی آدمی کو نہیں جانتی +

پھر اسی انجیل کے باب ۱۲- آیت ۱۲-۱۴ میں ذکر ہی کہ ایک غار میں مریم کو لڑکا پیدا ہوا +

**قران**

سورہ مریم رکوع ۲ پھر لے آیا اُسکو جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں بولی کسیطرح میں مرچکتی اِس سے پہلے اور ہوجاتی بھولی بسری پھر آواز دی اُسکو اُسکے نیچے سے کہ غم نہ کھا کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اُس سے گریں تجھ پر پکی کھجوریں اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو میں نے مانا ہی رحمان کا روزہ سو بات نکرونگی آج کسی آدمی سے پھر لائی اُسکو اپنے لوگوں کے پاس گود میں بولے ای مریم تونے یہہ کی چیز طوفان سی ای بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ برا اور نہ تھی تیری ما بدکار +

یہہ دونوں قسم کے بیان اناجیل الہامیہ کے خلاف ہیں- اور پھر قران اور انجیل یعقوب میں بھی پوری موافقت نہیں ہی- تاہم ظاہر ہی کہ حضرت محمد کی معلومات کا ذریعہ ایسی ہی جعلی روائتیں تھیں جو اکثروں کی زبانی بیان ہوتے ہوتے قدرے تبدیل ہوگئیں مگر اُنکی بنا اِن ہی جعلی انجیلوں پر تھی +

مگر اناجیل الہامیہ میں اُنکے برخلاف بیان موجود ہی چنانچہ میکا نبی کی معرفت یہہ خبر تھی کہ مسیح بیت لحم میں پیدا ہوگا (۵: ۲م) اور متی کی انجیل ۲: ۱ میں یہہ مذکور ہی کہ یسوع ہیرودیس بادشاہ کے وقت یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا اور میکا نبی کی نبوت کا اِس موقع پر حوالہ دیا ہی- اور لوکا لکھتا ہی کہ یوسف جلیل کے شہر ناصرت سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ہی گیا اِسلئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھا وے- اور ایسا ہوا کہ جب وے وہاں تھے اُسکے جننے کے دن پورے ہوئے اور اپنا پلوٹھا بیٹا جنی اور اُسکو لپیٹ کی چرنی میں رکھا کیونکہ اُنکو سرا میں جگہہ نملی (۲: ۴-۷م) اور واضح ہو کہ تمام علماء قدیم مسیح کے بیت لحم میں پیدا ہونے پر شہادت دیتے ہیں- غار اور کھجور کا اِن راویوں کو ذرہ بھی خیال نہیں- اور مریم اور لوگوں کا سوال جواب بھی ایک جعلی بناوٹ ہی- اِن باتوں نے اصل بیان کو مخلوط کردیا ہی- پس ایسے قران کی مطلق ضرورت نہیں جو جعلی واقعوں کا ساتھ دیتا ہی +

اب ناظرین حلوم کریں کہ محمدی کیوں کہا کرتے ہیں کہ یہہ انجیل مروجہ اصلی انجیل نہیں- قران میں تو اور ہی لوگوں کی روائتیں درج کی ہیں- اور اِسلئے قران کی بنا ہی غلط ہی- انجیل کے متعلق امور کا قران میں بہت تھوڑا ذکر آیا ہی اور افسوس کہ وہ بھی جعلی ذریعوں سے- ای ناظرین قران کی ترکیب کی یہہ صورت ہی- پس وحی کے ذمے لگانا انصاف نہیں ہی- خداوند ایسے خیالوں پر فضل کرے اور ہدایت بخشے بدآمین

راقم
جی- ایل- ٹھاکرداس
نپرور ضلع سیالکوٹ

# منقولات

## حضور وائسرائے کی سپیچیں اور گورنمنٹ کی پالیسی

کوئی گورنمنٹ ڈنکے کی چوٹ علی الاعلان اپنی پالیسی کا اظہار نہیں کیا کرتی اور نہ جمہوری اور شخصی سلطنتوں کا یہہ طریقہ ہی کہ وہ ایسا کریں لیکن ارکان گورنمنٹ درباروں اور مجالس کے مواقع پر جو تقریریں ہر ایک معاملات پر فرمایا کرتے ہیں درحقیقت گورنمنٹ کی پالیسی وغیرہ کی وہ شرح ہوتی ہی جسکو ملک کے حکیم اور مدبر غور کے ساتھ سُنتے ہیں اور اُن سے اُن دلائل اور خیالات کے تصفیہ کرتے ہیں جو معاملات ملک میں جانا اور سوچا کیا کرتے تھے اور جسکے تلاش میں وہ اسی طرح منتظر رہتے ہیں جس طرح ایک طالب کو رہنا چاہئیے +

دربار لاہور کے موقع پر اور اس سے پیشتر لاہور ہی میں جو نادر سپیچیں حضور وائسرائے بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے نہایت لیاقت اور روشن خیالی کے ساتھ دی ہیں وہ گورنمنٹ کی پالیسی کو اچھی طرح بتانے والی ہیں اور اُس سے گورنمنٹ کے ہر قسم کے خیالات جنکا جاننا رعایا پر فرض ہی ظاہر ہوتے ہیں اور ہم کسی موقع پر یہہ بھی کہدینگے کہ جن جن معاملات اور اشارات کا جاننا رعایا پر فرض ہی وہ حضور وائسرائے کی مختلف سپیچوں سے جو اُنھوں نے لاہور میں دی ہیں عمدہ طور پر ظاہر ہو سکتی ہیں اگر ہم کُل سپیچوں کا لب لباب نکال کر بھی خیال کریں کہ حضور وائسرائے نے کن کن امور میں اپنے خیالات ظاہر فرمائے تو تحریر کو بہت بڑی طوالت ہوگی اسلئے ہم نے مختلف چند نوٹ دیئے ہیں جنکا ہم اظہار کرتے ہیں جو بتائیں گے کہ ہر ایک معاملہ کی بابت حضور وائسرائے نے کیا فرمایا اور اُس سے کیا نتیجہ نکلا اور درحقیقت اُنکا فرمانا ایسا ہی ہی کہ حکما اکا کلاس مان جاوے اور مرحبا اور احسنت کہنے پر مجبور ہو +

## تعلیم کی بابت حضور وائسرائے صاحب کا کیا خیال ہی

حضور وائسرائے بہادر نے جو سپیچیں کہ لاہور میں دیسی اور انگریزی مجمعوں کے سامنے دیں ہیں اُن سب میں تعلیم کی بابت بہت بحث کی ہی چنانچہ انجمن پنجاب و سینٹ پنجاب یونیورسٹی کالج کے جواب میں جو فرمایا ہی اُن میں کئی کئی بار اس امر کا ذکر کیا ہی اور دربار میں بھی جو سپیچ دی ہی اُس میں بھی اسبارے میں ذکر کیا ہی جو سب نے ملاحظ کیا +

بیشک پنجاب یونیورسٹی کالج کو دیکھکر (جو دیسی رئیسوں کا باغ لگایا ہوا ہی) حضور وائسرائے کا دل باغ باغ ہونا ایک واجبی امر ہی کیونکہ تمام ملکوں کی حالت نے ہمیشہ بتایا ہی کہ گورنمنٹ تعلیم کا کل بار آپ کسطرح نہیں اُٹھا سکتے جیسا کہ حضور وائسرائے نے بھی انجمن کے اڈریس کے جواب میں فرمایا تھا اور ہم کیونکر بشاش ہوں کہ ہمارے دیسی اولو العزموں نے جو حالت ملک کے مطابق پنجاب یونیورسٹی کا باغ لگایا اُسکو دیکھکر حضور وائسرائے نے مسرت ظاہر کی اور گویا خیال کیا کہ پنجاب نے اُس چال کو اختیار کیا جو شایستہ ممالک اختیار کیا کرتے ہیں۔ موافق حالات زمانہ بعض لوگوں کی نگاہ میں یہہ بات نئی معلوم ہوتی تھی کہ لاہور میں علوم و زبانہائے مشرقی بخلاف بنگال و بمبئی و مدراس وغیرہ کیوں سرگرمیاں کر رہے ہیں لیکن یہہ بات اُن ہی لوگوں کے خیال کی تھی کہ جو کُل دنیا کی حالتوں اور ہیئتوں کو نہیں جانتے روشن خیال ہمیشہ یہی خیال کیا کرتے ہیں کہ جس ملک میں مختلف فرقوں اور مختلف زبانوں کی قربت اور میل جول ہو وہاں وہی امر زیبا ہوگا جس کا اثر مختلف اقوام و زبانوں پر عمدہ اثر کرے بجواب ایڈریس سینٹ پنجاب یونیورسٹی حضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند نے صاف صاف فرمادیا کہ میں اس امر کا مقر ہوں کہ کوئی وجہ نہیں ہی کہ علوم و زبانہائے مشرقی کو لاہور میں ترجیح نہ دیجائے جیسا کہ دیگر جگہوں میں زبان انگریزی کو خصوصاً ترجیح دی گئی ہی صاحب ممدوح کا یہہ فرمانا صاف صاف دلالت کرتا ہی کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کالج کے اغراض اور اصول اور اُسکی ہونہار بنیاد کو اچھی طرح سے جانتے ہوئے ہیں اور واقعی اُنہوں نے ایسی رائے فرمائی ہی جسپر تمام حکماء وقت کا اتفاق ہی۔ ہم اس فقرہ سے پنجاب یونیورسٹی کالج اور کل پنجاب کی آرزو کو سرسبز بہت جلد دیکھنا چاہتے ہیں اور اُس سے وہ پالیسی معلوم ہوتی ہی جسکی ہمکو ہمیشہ تمنا ہی اور ہونی چاہئیے +

گو انجمن پنجاب اور سینٹ پنجاب یونیورسٹی کے جواب میں جو سپیچیں کہ حضور وائسرائے نے دی ہیں اُن میں تعلیمی کارروائیوں اور اپنے پاکیزہ خیالات کا بہت کچھ اظہار فرمایا ہی مگر موقع دربار میں جو چند فقرے تعلیم کی بابت حضور وائسرائے بہادر نے فرمائے ہیں غور کے قابل ہیں صاحب ممدوح نے اول تو اس امر کی خوشی ظاہر فرمائی ہی کہ پنجاب میں عقلی تعلیم ترقی پر ہی اور



پھر یقین ظاہر کیا ہے کہ اُس تعلیم کا یہہ منشا نہوگا کہ تعلیم و تربیت کے اختلاف سے یا اُسکی نامناسب خواہش سے غیر ملکوں کے خیالات اور عادات جاری کئے جاویں اور لوگوں میں تفرقہ ڈالا جاوے بلکہ اُس کا یہہ منشا ہوگا کہ تمام شخصوں کے واسطے عقلی ترقی کے عام ذریعے کھولے جاویں +

بیشک صاحب ممدوح نے وہ بات فرمائی ہے کہ جسکو ہم آئینہ کیطرح دیکھ چکے ہیں اور خیال کر رہے ہیں کہ علوم مغربی کی ریل پیل نے عام لوگوں کے خیالات پر وہ تصرف کر دیا کہ وہ اپنے بے نظیر علموں اور ملک کی وضع کو بھول گئے وہ اپنے ہاں کی نادر علوم و اشیاء کو بھی بُرا جاننے لگے جو درحقیقت بُرا جاننے کے قابل نہ تھے اور وجہ یہہ ہوئی کہ وہ اپنے مذہبی قوانین سے غافل تھے اور اُنہوں نے وہ تعلیم یک لخت شروع کر دی جو مغربی کی جھلک دینے والی تھی جسکی کُل ماہیت کو تو وہ نہ سمجھے اور اُسکے لطف میں وہ ایسے سرشار ہو گئے جیسے کوئی شخص نشئی اشیا کھا کر یکبارہ بیہوش ہو جاوے اُن معقولی کتابوں نے اُنکو بے باک بنا دیا اور اُنہوں نے یہہ خیال نہ کیا کہ ہم اپنے ہاں کی معقول کو بھی تو دیکھیں جو مذہبی جلاؤں اور روشنی سے صباحت کے ساتھ چمک رہی ہے +

اگر کسی نے مغربی معقول کیطرف بخلاف خیالات ملک توجہ کی تو وہ ایسے زاہد بنے کہ اُنہوں نے اپنے ملک کی ترقی اور ہمدردی کو بالکل ہی فراموش کر دیا اور اُنکے شوق نے لوگوں کے دلوں میں یہہ بات ڈالدی کہ مغربی تعلیم مذہب پر بدنما اثر پیدا کرتی ہے + پس تعلیم از روئے اصول وہی ہے جو ہر فرقہ اور ملت کے لوگوں پر یکساں اثر کرے اور اُسکے ذریعہ سے ہر خیال و مذہب کا آدمی ترقی کر سکے جیسا کہ حضور وائسرائے کا منشا ہے وہ تعلیم بیشک ہم بھی کبھی پسند نہ کرینگے جو مختلف مذہب کی بنیاد ڈالکر ملک میں تفرقہ ڈالے اور ہم تو بار بار اپنے دل میں حضور وائسرائے بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے اس فقرہ کو یاد کرتے ہیں جو اُنہوں نے امرتسر میں فرمایا تھا کہ تعلیم کبھی کامل و سالم نہیں ہو سکتی ہے اگر اُسمیں دینی و دنیوی تعلیم شامل نہو خیال کرنا چاہیئے کہ کوئی آدمی جب اپنے مذہب پر پورے پورے طور پر قایم ہوگا تو وہ مغربی فوائد اور وسائل علمی و عملی کو غور کے ساتھ دیکھیگا اور اطمینان کے ساتھ اُنکو حاصل کر کے ترقی کر سکیگا اور جو آدمی اپنے مذہب سے بے خبر ہو کر علوم مغربی کا عالم بنے وہ کبھی اپنے مذہبی خیالات کو اُس کمال و اطمینان کے درجہ تک نہ پہونچاسکیگا جیسا وہ شخص جو اپنے مذہب کے چھان بین کر کے مطمئن ہو - بلکہ جو آدمی اپنے مذہب کو نہ جانتا ہو وہ نہ تو دیسی خیالات کا آدمی ہوگا اور نہ یورپین خیال کا - اور نہ اُدھر سے اُسکو فیض پہونچیگا نہ اِدھر سے اور ہم تو یہی کہینگے کہ وہ آدمی ایسا بے باک و آزاد اپنے آپکو ثابت کریگا اور وہ اپنا تابع کسی فرقہ اور مذہب کے کسی آدمی کو ثابت نہ کریگا وہ اپنی بے عملی عقل و غیر اعتقادی کے سبب سے خواہش اور غیر مذہبی اور بے ادبی کو ایک اصول جانیگا جو اصول کسی قوم اور ملت کا نہیں ہو سکتا ہمارے ملک میں جب سے قوم انگریزی نے اپنا منور سایہ ڈالا ہے میل جول کے سبب سے ایسے آدمی بھی پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے ہندوستان کی قوموں میں تنفر پیدا کیا ہے اور اُنکو مغربی علوم کے استحصال سے کسی قدر روکا ہے +

ازانجمن پنجاب

# اخبارات تار برقی

**جنگ شاہی** - ۲۲ نومبر - والسرائے چاشت کے وقت کوٹری میں پہونچے اور ۱۲ بجے حیدر آباد کو روانہ ہوئے - صرف آدہ گھنٹہ جنگ شاہی میں ٹفن نوش کرنے کو ٹھہرے - کوٹری کا سٹیشن ریلوے اور بنگلے خوب سجائے گئے تھے اور ہندوستانیوں کے غلغلہ سے سٹیشن گونج رہا تھا - جنگ شاہی کا سٹیشن بھی ایسا ہی آراستہ تھا +

**کراچی** - ۲۲ - نومبر - جیکب آباد سے سر رابرٹ سنڈیمین صاحب مع اپنے دو اسسٹنٹوں کے حضور والسرائے کے ہمراہ آئے - حضور والسرائے یہاں بس بیلہ کے جام صاحب سے ملے - سپیشل ٹرین کا اہتمام مسٹر ووڈ راس صاحب نے کیا - میونسپل کمیٹی کے ایڈریس میں مندرجہ ذیل امور بیان ہوئے تھے - لارڈ ریپن اوّل والسرائے ہیں جنہوں نے انڈس ویلی ریلوے کی کل لین پر سفر کیا - سکھر اور روڑی کے درمیان پُل بننا چاہیئے - بندر کی درستی اور ترقی کے لئے والسرائے سے مدد مانگی گئی - افغانستان کے فوجی کاموں کی کامیابی کی مبارکباد دی - اندازہ کیا گیا ہے کہ ان کاموں کے واسطے ½ لاکھ روپیہ کے صرف کا تخمینہ کیا گیا ہے اور دو سال میں ختم ہوگا - حضور والسرائے نے گرمجوشی سے اُنکا شکریہ ادا کیا، اور یقین دلایا کہ سب امور پر جنپر اشارہ کیا گیا ہے، توجہ کیجاویگی - سٹیشن خوب سجایا گیا تھا اور قریباً ہال اور دیگر عمارات پر جھنڈیاں اُڑ رہی تھیں +

**کراچی** - ۲۳ - نومبر - تجارتی مجمع نے گورنمنٹ ہوس میں والسرائے کو ایڈریس دیا جس میں خاص یہہ باتیں تھیں:

روڑی اور سکھر کے درمیان پل بننے سے ریل کی سڑک پوری ہو جاویگی۔ اور سرکار اور مسافروں کو آرام ہوگا۔ قندھار ریلوے اور وسط ایشیا کی تجارت کے فواید بیان کئے اور سندھ و پنجاب و دہلی ریلوے اور انڈس ویلی ریلوے کا ایک اہتمام میں ہونا پسندیدہ ظاہر کیا +

کراچی اور عدن میں براہ راست ڈاک کی آمد و رفت دہلی کے مغربی اضلاع کے واسطے نہایت فائدہ مند ہے۔ ایڈریس کو لائیسنس ٹیکس کی ناہمواری کے بیان پر ختم کیا۔ اور اُمید ظاہر کی کہ تمام قسم کے پنجابی مال پر محصول درآمد معاف کیا جاوے گا +

## لودیانہ

اب سردی کا موسم شباب پر آتا جاتا ہے۔ شہر میں کسی بیماری کی شکایت نہیں ہے +

جمعہ کے روز رکھ سرکاری میں میلہ بھرا۔ باوجودیکہ کہ بہت صاحب منتظم نہ تھے صرف نواب علی محمد خان صاحب و چودھری ایسر سنگھ صاحب و میر منصب علی صاحب نائب تحصیلدار منتظم تھے مگر میلہ خوب رونق پکڑ رہا تھا۔ اور بہ نسبت سابق کے آدمی بھی بہت زیادہ آئے تھے۔ دوکانیں ہر قسم کی لگی تھیں اور رات کو بھی میلہ رہا جسکے سبب سے سنیچر کے روز بھی میلہ جمارہا یقین ہے کہ میلہ روز بروز اچھا ہوتا جائیگا +

سُنا ہے کہ جاتی رام ڈپٹی انسپکٹر پولیس و بشمبر داس سارجنٹ جو مہ اکتوبر کو ایک ایک سال قید کے سزایاب ہوئے تھے محکمہ اپیل سے بری ہو گئے ہیں +

شہر کی خانہ شماری معرفت تحصیلدار صاحب بڑی کوشش سے ہو رہی ہے +

پہلے جو خبر تھی کہ یہاں پر مسٹر مارشل صاحب جو ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ کمشنر رہینگے سو بجائے اُنکے مسٹر فرانسس صاحب تشریف لائے ہیں +

خبر ہے کہ عنقریب جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دورہ کے لئے تشریف لیجانیوالے ہیں +

## رسید زر

مسٹر لازرس صاحب معرفت پادری جے شلڈم صاحب از کراچی۔ عہ/۶

لالہ بدھاوامل صاحب از کلری ضلع کانگرہ۔ عہ/

مسٹر جے ایس مینول صاحب از دھرمسالہ۔ عہ/

پادری ایچ سی کارلین صاحب از کیمپ شنجہلی۔ للعہ

لالہ چھجو رام صاحب معرفت پنڈت دھنپت رائے صاحب از لودیانہ۔ عہ/۶

## غزل

من تصنیف مسٹر جیمس عمربل متخلص گُل از روڑکی

مبتلا کیوں نہ یہہ دل اُسپہ لو دن رات رہے۔
عمر بھر حامی جہاں میں جو ہر اوقات رہے
زندہ دم بھر میں کئے مُردہ ہزاروں جسنے۔
یاد کیونکر نہ بھلا اُسکی کرامات رہے
نہ ملے گرچہ زمانہ تو بلا سے نہ ملے۔
پر نبی حضرت عیسیٰ سے ملاقات رہے
ہاتھ آجاوے جو یہہ گنج عقبیٰ جسکو۔
کیا طمع اُسکو تو پھر لعل و جواہرات رہے
نازاں جو ہو کہ ہوئی عشق مجازی پہ دلا۔
خوار عالم میں صدا ایسے ہی حضرات رہے
غافلو آکے قدمبوس ہو عیسیٰ کے شتاب۔
سامنے حق کے جو آخر کو نبی بات رہے
روز محشر کا بھلا خوف ہو کیوں گُل تجکو۔
جب میرے حال پہ عیسیٰ کی عنایات رہے

## اشتہار

### دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریونکے پاس چھپی ہوئی ہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط
جی۔ ای۔ ووکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا